مولانا احمد علی سراج کویت

منکرین حدیث کی سرگرمیاں اور ان کا تعاقب

شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین دامت برکاتہم آف ڈیرہ اسماعیل خان کے فرزند مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج ایک عرصہ سے کویت میں مقیم ہیں اور دینی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کویت میں منکرین حدیث کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں دیکھ کر وزارت اوقاف کو ان کے بارے میں دینی حلقوں کے موقف سے آگاہ کیا جس پر ان کی سرگرمیوں کو کویت میں ممنوع قرار دے دیا گیا مگر اس فیصلہ کے خلاف منکرین حدیث نے اپیل دائر کر دی کہ ان کے حوالہ سے مولانا احمد علی سراج کے موقف کو پاکستان کے دینی حلقوں کی تائید حاصل نہیں ہے اور ان کی درخواست ان کے ذاتی عناد کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ مولانا احمد علی سراج کی استدعا پر پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی اور جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبد الملک خان نے منکرین حدیث بالخصوص چودھری غلام احمد پرویز کے افکار وخیالات کے بارے میں از سرنو لاہور کے تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام سے متفقہ فتویٰ حاصل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث کی حجیت سے انکار کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور اس فتویٰ کی بنیاد پر کویت کی عدالت نے وزارت اوقاف کے فیصلہ کے خلاف منکرین حدیث کی اپیل خارج کر دی ہے۔ اس صورت حال کی تفصیل مولانا زاہد الراشدی کے نام مکتوب میں مولانا احمد علی سراج نے بیان کی ہے جو نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

میں آپ کا انتہائی ممنون اور شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری درخواست پر غلام احمد پرویز کے باطل وملحدانہ اور خلاف اسلام افکار ونظریات کے بارے میں اپنی علمی رائے اور فتویٰ سے نوازا۔ اس دینی مشن میں آپ کا تعاون انتہائی قابل قدر اور اہمیت کا حامل ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ باطل کے خلاف اہل حق نہ صرف ہم آواز ہیں بلکہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں تاکہ کوئی طالع آزما اسے توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ دین حق کی حفاظت کے لیے علماء کرام ہر دور میں پیش پیش رہے ہیں اور اس راستے کی رکاوٹ اور مخالفت کا انہوں نے ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ جس کے لیے توفیق ایزدی کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

کویت میں فتنہ پرویزیت کی وسعت پذیری اور نوجوانوں کو اس دجل میں ٹریپ ہوتے دیکھ کر تشویش دن بدن بڑھ رہی تھی جس کی روک تھام کے لیے بندہ نے وزارۃ الاوقاف کویت کے دار الافتاء سے رجوع کیا اور پرویز کی تحریروں کے گمراہ کن اقتباسات کا عربی میں ترجمہ کروا کر فتویٰ کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ علمائے کرام کویت کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے غلام احمد پرویز کو کافر ومرتد قرار دیا جس کی روداد کویت کے معروف اور بااثر عربی اخبارات نے تفصیلاً شائع کی اور اپنے تبصروں میں خلاف اسلام پرویزی سرگرمیوں سے خبردار کیا جس سے رائے عامہ بہت متاثر ہوئی۔ پرویزیوں نے اپنے لاہور کے ہیڈ کوارٹر اور کویت کے لوکل آفس سے خوب واویلا کیا اور وزارۃ الاوقاف کویت کو اپنا فیصلہ بدلنے کے لیے ہر طرح سے متاثر کرنے کی کوشش کی اور آخر کار عدالت سے بھی رجوع کیا اور میرے اقدام کو ذاتی دشمنی کا رنگ دیتے ہوئے اپنی رٹ میں ملوث کر دیا۔ اس مرحلہ پر پرویزی فتنہ سے آگاہ دیگر علمائے کرام کے فتاویٰ اور آراء کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ وزارۃ الاوقاف کویت اور عدالت اس موضوع کی حقیقت کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور پرویزیوں کے خلاف میری تحریک کو محض ذاتی شاخسانہ خیال نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، سعودی عرب اور امارات میں معروف علمائے کرام جن میں آپ کی محترم شخصیت بھی شامل ہے، سے رابطہ قائم کیا گیا جنہوں نے انتہائی شفقت اور عزت افزائی فرماتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی قیمتی اور علمی رائے پر مشتمل فتویٰ جات سے نوازا جو یہاں وزارۃ الاوقاف کویت میں یکے بعد دیگرے جمع کروا دیے گئے اور نصرت الٰہی سے ہمارا کیس بہت مضبوط ہو گیا جس کے نتیجے میں عدالت نے پرویزیوں کے کیس کو خارج کر دیا اور اس طرح سے ماضی کے عظیم علمائے کرام کے تاریخی فتاویٰ کے بعد اب سرکاری طور پر پرویزی افکار ونظریات وکفر وارتداد کی مہر ثبت ہو گئی اور یقیناً اس عظیم تاریخی مشن میں آپ کا بھی مقبول حصہ ہے جس کے لیے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس موضوع پر آپ کے ذاتی فکر اور تعاون کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ہمارا یہ مشن ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ ابھی تو پہلی کامیابی سے ابتداء ہوئی ہے۔ پرویزی فتنہ وہ نہیں جو ابوبی دور میں تھا۔ اس وقت کی نشر واشاعت محض کتابوں تک محدود تھی اور اس کی سرگرمیوں کے دائرہ کار کا محور گلبرگ لاہور کی وہ پرویزی رہائش گاہ تھی جہاں بزم طلوع اسلام نامی مرکز قائم کیا گیا تھا جس کی حیثیت ایک مستقل عنوان کی تھی لیکن آج یہ عنوان پرویز یاترا کے ہیڈ آفس عنوان کے طور پر قائم تو ہے لیکن پرویزی لٹریچر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام اور گھر میں انٹرنیٹ پر نہ صرف دیکھا جا سکتا ہے بلکہ مستقل طور پر باسانی محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے جس کا پھیلانا دقت طلب ہے نہ وقت طلب۔ دجل کے اس ذخیرے کو اس خوبصورتی سے پیش کیا ہے کہ آج کا آزاد ذہن اصل اسلام سے ناواقفیت کی بناء پر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ منصوبہ بندی سے وضع کیے ہوئے سوالات اور پرویزی سانچے میں ڈھلے ہوئے ریڈی میڈ جوابات انٹرنیٹ پر نئے دیکھنے والوں کے لیے پرکشش ہیں اور اس طرح سے ایک بار اس جال میں پھنسا ہوا ذہن مشکل ہی سے اس الحاد سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر میں جگہ جگہ پرویزی مراکز کا جال بچھا دیا گیا ہے جہاں نہایت ہی اہتمام کے ساتھ مستقل پروگرام کے شیڈول پر عمل جاری ہے۔ جس میں ویڈیو اور آڈیو کیسوں کے ذریعے پرویز کے لیکچر پیش کیے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ترغیبی لٹریچر فری بانٹا جاتا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پرویزی بنا کر دین اسلام سے دور کر دیا جائے۔ سیاسی تہواروں کی آڑ میں سیمینار منعقد کر کے مقتدر شخصیات کو مدعو کیا جاتا ہے جن سے پرویزیت کی تعریف میں بیان دلوا کر لوگوں کو متاثر کر کے اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ ان سیمیناروں میں نوجوان طلباء کو خصوصی طور پر دعوت دی جاتی ہے تا کہ نوخیز نسل کی ذہن سازی اس طرح کر دی جائے کہ وہ دین اسلام کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں۔ مشنری طرز پر طلباء کو وظائف پیش کیے جاتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ یلغار پرویزیت سے ہم آہنگ ہو جائے۔ اعلیٰ منصب پر فائز فوجی وسول حکام اور بیورو کریسی پرویزیت کے خاص ٹارگٹ ہیں جن میں پرویزی افکار کو منظم طریقے سے پھیلایا جا رہا ہے۔ تعلیمی اداروں کو اقبال اور قائد اعظم کی برسیوں کی آڑ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں دانشوروں کے طبقہ میں پرویزی عقائد کو پروان چڑھایا جاتا ہے اور اس طرح سے مسلم امہ میں ایک پرویزی کلاس تشکیل کرنے کی مہم پوری سرگرمی سے جاری وساری ہے۔ لاہور کے جوہر ٹاؤن کے علاقہ میں بر لب نہرو سڑک کروڑوں روپے کی وسیع اراضی طلوع اسلام ٹرسٹ کے نام سے حاصل کی گئی ہے جہاں آغا خانی طرز پر جدید کمپلیکس کی تعمیر شروع کرنے کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے جو کثیر النوع سرگرمیوں کو فروغ دینے کا مضبوط اور با اثر مرکز ہوگا تا کہ پرویزی تحریک کو آفاقی تحریک میں بدل کر اسلام کی بیخ کنی کا کام آسان ہو جائے۔ یہ امر تحقیق طلب ہے کہ اتنی وسیع اراضی کس طرح حاصل کی گئی۔ اس اسلام دشمن پراجیکٹ کے پیچھے کون سی قوت کار فرما ہے اور اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے پاکستان میں اسلام سے منحرف کرنے کے لیے پرویزیوں کو کون فنڈز مہیا کر رہا ہے۔ پرویزی تحریک جو غلام احمد پرویز کی رہائش گاہ کی چار دیواری تک محدود تھی، آج کس قوت کی پشت پناہی سے عصر حاضر کی جدید ترین میڈیا ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کر کے عالمی سطح پر انتہائی منظم طریقے سے متحرک ہو گئی ہے۔ اس کے آخر کیا وسیع البنیاد مقاصد ہیں۔

ہادی برحق نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو جس کی آبیاری خود ان کے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس خون سے ہوئی، آج بے بس کرنے کے لیے باطل قوتیں مجتمع ہو رہی ہیں جو اہل ایمان کے لیے عظیم چیلنج ہیں اور اس مقصد کے لیے اسلام کے علمائے کرام میں اجتماعی بیداری پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ نوجوانوں کو کفر کی آغوش میں جانے سے بچایا جا سکے اور پرویزی فتنے کی موثر سرکوبی کے لیے لائحہ عمل طے کیا جا سکے جس پر عمل پیرا ہو کر دین حق کی شناخت کو قائم رکھنے کی سعادت میں اپنا کردار ادا کیا جا سکے۔ اس صداقتی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ہم آپ کے تعاون کے متمنی ہیں اور آپ کی رائے کے منتظر ہیں۔

بقیہ: اسلام کا تصور ملت

دائرہ اسلام سے خارج ہونے لگے۔ تقسیم در تقسیم سے ملت مسلمہ اتنے گروہوں میں بٹ گئی کہ آج شمار مشکل ہو گیا اور ہر گروہ کو عقل مند ہونے کا دعویٰ ہے۔

عصبیتوں میں مہلک ترین عصبیت فتنہ ہم عصریت ہے کہ انسان کے اندر دوسرے انسانوں کے درمیان اپنی گردن (ابوجہل کی طرح) اونچی دیکھنے، اپنی بات دوسروں کے مقابلے میں معتبر دیکھنے کا جبلی تقاضا اس قدر حاوی ہو جاتا ہے کہ اس کے غلبہ سے علماء تک متاثر ہوتے ہیں اور پھر یہی غلبہ ان سے دوسروں پر کفر کے فتوے لگواتا ہے۔ یہی جذبہ ایم کیو ایم اور پختون و بلوچ اور سندھی کو جنم دیتا ہے۔ یہی جذبہ پنجابی سے آگے بڑھتا ہے تو گجراتی، سیالکوٹی وغیرہ بنتے ہیں اور یہ جذبہ ضد کی صورت اختیار کر کے کالا باغ ڈیم کے راستے میں "سد سکندری" ثابت ہوتا ہے تو یہی جذبہ برادریوں کے تعصب کی صورت میں نسلوں تک منتقل ہونے والی قتل وغارت کو جنم دیتا ہے۔ عصبیت انفرادی ہو، برادری کی سطح پر ہو یا ملکی سطح پر، ایک جیسی مہلک ہے اور یقین جانیے کہ یہ ابلیس کا موثر ترین ہتھیار ہے۔